سلسلہ: رسائلِ فتاویٰ رضویہ

جلد: اکیسویں

رسالہ نمبر 3

برکات الامداد لاھل الاستمداد ۱۳۱۱ھ

مدد طلب کرنے والوں کے لئے امداد کی برکتیں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
برکات الامداد لاھل الاستمداد ۱۳۱۱ھ
(مدد طلب کرنے والوں کے لئے امداد کی برکتیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۱۶۵: از سہسواں محلّہ شہباز پورہ مرسلہ احمد نبی خان ۱۴/ شعبان المعظم ۱۱ ۱۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیۃ وایاك نستعین کے معنی وہابی یوں بیان کرتا ہے کہ استعانت غیر حق سے شرک ہے۔

دیکھ حصر نستعین اے پاک دیں   استعانت غیر سے لائق نہیں
ذات حق بیشک ہے نعم المستعان   حیف ہے جو غیر حق کا ہو دھیان

اور علمائے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالٰی کا بھی یہی ایمان تھا کہ ع

نداریم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ت)

اور حضرت مولانا نظامی گنجوی رحمہ اللہ تعالٰی بھی دعا میں عرض کرتے تھے۔

بزرگا بزرگی دہا بیکسم توئی یاوری بخشش ویاری رسم

(اے بزرگ ! بزرگی عطافرما کہ میں بیکس ہوں، تو ہی حمایت کرنے والا اور میری مدد کو پہنچنے والا ہے)

اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالٰی علیہ کا قصہ دلچسپ وعبرت دلہا بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاشقین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ نماز پڑھ رہے تھے جب نستعین پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش ہوا فرمایا: جب رب العالمین ایاک نستعین فرمائے اور میں غیر حق سے مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا، دوسری آیت شریف جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قصہ کی کہ انی وجہت وجھی للذی سے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیت شریفہ اور حدیث پاک اور قول علماء وصوفیہ بتاتا ہے لہٰذا مستدعی خدمت عالی ہوں کہ تردید اس کی مرحمت ہو کہ اس وہابی سے بیان کروں جواب قرآن کا قرآن سے، حدیث کا حدیث سے، اقوال کا اقوال سے، ارشاد فرمائے گا اور معنی لفظی ہوں، **بینوا توجروا** راقم نیاز احمد نبی خاں، سہسوان

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وبہ نستعین والصلٰوۃ والسلام علی اعظم غوث اکرم ومعین محمد والہ واصحابہ اجمعین۔	سب حمدیں اللہ تعالٰی کے لیے، اور اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں، اور صلٰوۃ وسلام سب سے بڑے بزرگی والے غوث ومددگار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔ (ت)

الحمد للہ آیات کریمہ تو مسلمان کی ہیں اور حضرت مولنا سعدی ومولنا نظامی قدس سرہ السامی کے جو اشعار نقل کئے وہ بھی حق ہیں، مگر وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہوگا آیہ کریمہ انی وجہت وجھی کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں اس میں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے زمین وآسمان، نہ یہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہوسکے، جلالین شریفین میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر فرمائی۔

قالوا لہ ما تعبد قال انی وجہت وجھی قصدت بعبادتی الخ۔[1]	یعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے کہا تم کسے پوجتے ہو فرمایا: میں اپنی عبادت سے اس کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان وزمین۔

[1] تفسیر جلالین تحت آیۃ ۶/ ۷۹ اصح المطابع دہلی ص ۱۱۹

آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہو تو کسی کی طرف منہ کرکے باتیں کرنا بھی شرک ہو نماز میں قبلہ کی طرف توجہ بھی شرک ہو کہ قبلہ بھی غیر خدا ہے خدا نہیں، اور رب العزت جل وعلا کا ارشاد ہے:

"حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ؕ"[2]۔	جہاں کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرو۔

معاذاللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے، مگر وہابیہ کی عقل کم ہے۔ آیہ کریمہ وایاک نستعین مناجات سعدی ونظامی میں استعانت و فریاد رسی ویاوری دیاری حقیقی کا حضرت عزوجل وعلا میں حصر ہے نہ کہ مطلق کا، اور بلاشبہہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ ہر وجوہ ہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل ہے استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات ومالک مستقل وغنی بے نیاز جانے کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے، اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول فیض وذریعہ ووسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے۔ خود رب العزت تبارک وتعالٰی نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا: "وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ"[3] اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

بایں معنی استعانت بالغیر ہرگز اس سے حصر ایاك نستعین کے منافی نہیں، جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کئے موجود ہونا خالص بجناب الٰہی تعالٰی وتقدس ہے۔ پھر اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک نہ ہوگیا جب تک وہی وجود حقیقی نہ مراد لے۔ حقائق الاشیاء ثابتة پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے۔ یونہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بہ دیگرے القائے علم کرے، اللہ جل جلالہ سے خاص ہیں، پھر دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہوسکتا جب تک وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں، خود رب العزت تبارک وتعالٰی قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم وعلماء فرماتا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے:

"یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ"[4] یہ نبی انھیں کتاب وحکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت وفریاد رسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کے لئے ثابت اور قطعاً روا، بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں اللہ عزوجل وسیلہ وتوسل وتوسط بننے سے

[2] القرآن الکریم ۲/ ۱۴۴

[3] القرآن الکریم ۵/ ۳۵

[4] القرآن الکریم ۳/ ۱۶۴

پاک ہے۔اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے۔کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا، ولہذا حدیث میں ہے جب اعرابی نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ! ہم حضور کو اللہ تعالٰی کی طرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے۔پھر فرمایا:

ویحك انه لایستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذٰلک، روہ ابوداؤد[5] عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ارے نادان ! اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں کہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے (اسے ابوداؤد نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول عـــہ۱ غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس استعانت کے معنی اعتقاد کرکے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہئے، نہ اللہ عـــہ۲ کا ادب نہ رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے خوف، نہ ایمان کا پاس خواہی نخواہی اس استعانت کو ایاک نستعین میں داخل کرکے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالٰی سے خاص کئے دیتے ہیں۔ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا ؎

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے کہا ؎

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ خدا سے توسل کرکے اسے کسی کے یہاں وسیلہ وذریعہ بنائے اس وسیلہ بننے کو ہم اولیائے کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ دربارہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہوجائیں اس بے وقوفی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیہ کریمہ میں دیا ہے۔

عـــہ۱: جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ عـــہ۲: جل جلالہ۔

---

[5] سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی الجھیمۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹۴

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝۶۴ "[6]	اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول، تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔

کیااللہ تعالٰی اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیہ کریمہ ایاك نستعین میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی، کیا یہی غیر خدا ہیں، اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں یا آیت میں خاص انھیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں، جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں، اب کیا جواب ہے آیہ کریمہ کا کہ رب جل وعلا فرماتا ہے:

"اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ"[7]	استعانت کرو صبر ونماز سے۔

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے۔ کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے:

"وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪"[8]	آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر۔

کیوں صاحب! اگر غیر خدا سے مدد لینی مطلقاً محال ہے تو اس حکم الٰہی کا حاصل کیا، اور اگر ممکن ہو تو جس سے مدد مل سکتی ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔

احادیث مبارکہ:___ حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے۔ کہ___ صبح کی عبادت سے استعانت کرو___ شام کی عبادت سے استعانت کرو___

[6] القرآن الکریم ۴/ ۶۴

[7] القرآن الکریم ۲/ ۱۵۳

[8] القرآن الکریم ۵/ ۲

کچھ رات رہے کی عبادت سے استعانت کرو ___ علم کے لکھنے سے استعانت کرو ___ سحری کے کھانے سے استعانت کرو ___ دوپہر کے سونے سے وصدقہ سے استعانت کرو ___ عورتوں کی خانہ نشینی میں انھیں ننگا رکھنے سے استعانت کرو ___ حاجت روائیوں میں حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو ___ کیا یہ سب چیزیں وہابیہ کی خدا ہیں کہ ان سے استعانت کا حکم آیا۔ یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو مجھ سے سنئے:

(۱) البخاری والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْئٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ [9]۔	امام بخاری اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت سے استعانت کرو۔ (ت)
(۲) الترمذی عن ابی ھریرۃ [10]۔	ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا۔ (ت)
(۳) والحکیم الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعن بیمینك علی حفظك [11]۔	حکیم ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اپنے حافظہ کی امداد کرو اپنے ہاتھ سے۔ (ت)
(۴) ابن ماجہ والحاکم والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعینوا بطعام السحر علی صیام النھار وبالقیلولۃ علی قیام اللیل [12]۔	ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: دن کے روزے رکھنے پر سحری کے کھانے سے استعانت کرو اور رات کے قیام کے لئے قیلولہ سے استعانت کرو۔ (ت)

[9] صحیح البخاری کتاب الایمان باب الدین یسر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰

[10] جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الرخصۃ فیہ امین کمپنی کراچی ۲/ ۹۱

[11] کنز العمال حدیث ۲۹۳۰۵ ۱۰/ ۲۴۵ و مجمع الزوائد کتاب العلم باب کتاب العلم ۱/ ۱۵۲

[12] سنن ابن ماجۃ ابواب الصیام باب ماجاء فی السحور ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲۳، المستدرك للحاکم کتاب الصوم الاستعانۃ بطعام السحر دار الفکر بیروت ۱/ ۴۱۵

(۵)الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعینوا علی الرزق بالصدقۃ[13]۔	دیلمی نے مسند فردوس میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رزق پر صدقہ سے استعانت کرو۔(ت)
(۶)ابن عدی فی الکامل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعینوا علی النساء بالعری فان احدھن اذا کثرت ثیابھا واحسنت زینتھا اعجبھا الخروج[14]۔	ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا کہ عورتوں کے خلاف استعانت حاصل کرو تنگی لباس سے، کیونکہ جب وہ ان کے جوڑے زیادہ ہوں گے اور ان کی زینت اچھی بنے گی وہ باہر نکلنا پسند کریں گی۔(ت)
(۷)الطبرانی فی الکبیر والعقیلی و ابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی الشعب عن معاذ بن جبل[15]۔	طبرانی نے کبیر میں اور عقیلی اور ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب میں معاذ بن جبل سے روایت کیا۔ (ت)
(۸)والخطیب عن ابن عباس[16]۔	خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا(ت)
(۹)والخلعی فی فوائدہ عن امیر المؤمنین علی ن المرتضی[17]۔	خلعی نے اپنی فوائد میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔ت(ت)
(۱۰)والخرائطی فی اعتلال القلوب عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنھم عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	خرائطی نے اعتلال میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہم سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حاجت روائیوں میں

[13] کنز العمال بحوالہ فر عن عبداللہ بن عمرو حدیث ۱۵۹۶۱ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۶ /۳۴۳

[14] کنز العمال بحوالہ عد عن انس حدیث ۴۴۹۵۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۶ /۳۷۲

[15] حلیۃ الاولیاء ترجمہ خالد بن معدان دار الکتب العلمیہ بیروت ۵ /۲۱۵

[16] تاریخ بغداد ترجمہ حسین بن عبیداللہ ۴۱۲۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۸ /۵۷

[17] الجامع الصغیر حدیث ۹۸۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱ /۶۶

استعینوا علی انجاح الحوائج بالکتمان[18]۔	حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو۔ (ت)

یہ دس حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوئیں، بیس ۲۰ حدیثیں اشخاص سے استعانت میں لیجئے کہ تیس ۳۰ احادیث کا عدد کامل ہو۔

حدیث ۱۱: احمد وابوداؤد وابن ماجہ بسند صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **انا لانستعین بمشرك**[19] ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔

اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی، ولہذا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے ہیں:

اَسْلِمْ اَسْتَعِنْ بِكَ عَلٰی اَمَانَةِ الْمُسْلِمِیْنَ۔	مسلمان ہوجا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔

وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔

حدیث ۱۲: امام بخاری تاریخ میں حبیب بن یساف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا لانستعین بالمشرکین علی المشرکین[20]۔ ورواہ الامام احمد ایضًا۔	ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔ (امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۳: صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی

[18] کنز العمال بحوالہ عق، عد، طب، حل، ھب عن معاذ بن جبل، الخرائطی فی اعتلال القلوب عن عمر خط وابن عساکر خل فی فوائدہ عن علی، حدیث ۱۶۸۰۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۷

[19] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی المشرك یسھم لہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲ /۱۹، مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶ /۶۸، سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب الاستعانۃ بالمشرکین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۸

[20] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجہاد باب فی الاستعانۃ بالمشرکین ادارۃ القرآن ۱۲ /۳۹۴، مسند احمد بن حنبل حدیث جد خبیب رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۴۵۴

علیہ وسلم سے استعانت کی، حضور والا نے مدد عطافرمائی۔

عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتاہ رعل وذکوان وعصیۃ وبنولحیان فزعموا انھم قد اسلموا واستمدوہ علی قومھم فامدھم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[21] الحدیث۔	حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے لوگ آئے اور انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ اسلام قبول کرچکے ہیں اور اپنی قوم کے لئے آپ سے مدد طلب کی، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی مدد کی۔ الحدیث۔ (ت)

حدیث ۱۴: صحیح مسلم وابوداؤد وابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطافرمائیں، عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا بھلا اور کچھ، عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے، فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے، قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل، ولفظ الطبرانی فقال یوما یاربیعۃ سلنی فاعطیك رجعنا الی لفظ مسلم فقال فقلت اسألك مرافقتك فی الجنۃ، قال اوغیر ذٰلک۔ قلت ھو ذاک، قال فاعنی علی نفسك بکثرۃ السجود[22]۔

الحمدللہ یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اَعِنّی فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مطلق طور پر سَلْ فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے، جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روافرماسکتے ہیں، دنیاوآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلاتقیید وتخصیص فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے۔

[21] صحیح البخاری کتاب الجهاد باب العون بالمدد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۳۱

[22] صحیح مسلم کتاب الصلٰوۃ باب فضل السجود و الحث علیہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۳، المعجم الکبیر عن ربیعہ بن کعب حدیث ۴۵۷۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۵/۵۸

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبی خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی تعالٰی علیہ وسلم ہرچہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد فان من جودك الدنیا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم[23]۔	مطلق سوال کے متعلق فرمایا "سوال کر" جس میں کسی مطلوب کی تخصیص نہ فرمائی، تو معلوم ہوا کہ تمام اختیارات آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دست کرامت میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالٰی کے اذن سے عطا کریں، آپ کی عطا کا ایک حصہ دنیا وآخرت ہے اور آپ کے علوم کا ایک حصہ لوح وقلم کا علم۔ (ت)

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

یوخذ من اطلاق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق[24]۔	یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالٰی کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ (ت)

پھر لکھا:

وذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالٰی اقطعہ ارض الجنۃ یعطی منہا ما شاء لمن یشاء[25]۔	یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (ت)

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی "جوہر منظّم" میں فرماتے ہیں:

[23] اشعۃ اللمعات کتاب الصلٰوۃ باب السجود وفضلہ فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۹۶

[24] مرقاۃ المفاتیح کتاب الصلٰوۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۶۱۵

[25] مرقاۃ المفاتیح کتاب الصلٰوۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۶۱۵

انه صلی تعالٰی علیه وسلم خلیفة الله الذی جعل خزائن کرمه وموائد نعمه طوع یدیه وتحت ارادته یعطی منها من یشاء و یمنع من یشاء [26]۔	بے شک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالٰی نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم وارادہ واختیار کردئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (ت)

اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء میں حد تواتر پر ہیں جو ان کے انوار سے دیدہ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ سلطنة المصطفی فی ملکوت کل الورٰی (۱۲۹۷ھ) مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسألك مرافقتك فی الجنة یارسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں، وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے مگر اس کی شکایت کیا، ابھی فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ "اکمال الطامة علی شرك سوی بالامور العامة" تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالٰی اس میں تین سو ساٹھ آیتوں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اشراک بمذہبے کہ تاحق برسد
مذہب معلوم واہل مذہب معلوم
(ایک مذہب میں شرک اللہ تعالٰی تک پہنچتا ہے وہ سب کو معلوم ہے اور مذہب والے بھی سب کو معلوم ہیں)

حدیث ۱۵ تا ۲۸: چودہ ۱۴ حدیثوں میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه [27]۔	خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

[26] الجوہر المنظم الفصل السادس المطبعة الخیریة مصر ص ۴۲

[27] التاریخ الکبیر حدیث ۲۶۸ دار الباز مکة المکرمة ۱/ ۱۵۷، موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۱ مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت ۲ /۴۹، کشف الخفاء حدیث ۳۹۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۲۲

وفی لفظ (دوسرے الفاظ میں):

اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ[28]۔	نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

وفی لفظ (بالفاظ دیگر):

اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہ[29]۔	جب نیکی چاہو تو خوبرویوں کے پاس طلب کرو،

وفی لفظ (دوسرے لفظوں میں):

اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا عند حسان الوجوہ[30]۔	جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو۔

وفی لفظ بزیادۃ (اضافہ کے ساتھ دیگر الفاظ میں):

فان قضٰی حاجتك قضاھا بوجہ طلق و ان ردك ردك بوجہ طلق، اخرجہ الامام البخاری فی التاریخ[31] وابو بکر بن ابی الدنیا فی قضاء[32] الحوائج وابویعلی فی مسندہ[33] والطبرانی فی الکبیر والعقیلی[34] وابن عدی[35]	خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کرے گا تو بکشادہ روئی اور تجھے پھیرے گا تو بکشادہ پیشانی۔ (اسے امام بخاری نے تاریخ میں، ابوبکر بن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں ابویعلٰی نے اپنی مسند میں طبرانی نے کبیر میں۔ عقیلی نے عدی نے

[28] المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۱۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۸۱

[29] الکامل لابن عدی ترجمہ یعلی بن ابی الاشدق الخ دار الفکر بیروت ۷/ ۲۷۴۲، کنز العمال حدیث ۱۶۷۹۴ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۶/ ۵۱۶

[30] اتحاف السادۃ کتاب الصبر والشکر بیاں حقیقۃ النعمۃ الخ دار الفکر بیروت ۹/ ۹۱

[31] التاریخ الکبیر حدیث ۴۶۸ دار الباز مکۃ المکرمۃ ۱/ ۱۵۷

[32] موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۴ موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۲/ ۵۱

[33] مسند ابی یعلی عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۴۷۴۰ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۴/ ۳۸۶)

[34] الضعفاء الکبیر حدیث ۵۹۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۲۱

[35] الکامل لابن عدی ترجمہ حکم بن عبداللہ بن سعد دار الفکر بیروت ۲/ ۶۲۲

والبیہقی فی شعب الایمان[36] وابن عساکر[37]۔	بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے روایت کیا۔ت)
(۱۵)عن ام المؤمنین الصدیقۃ وعبد بن حمید فی مسندہ، وابن حبان فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والسلفی فی الطیوریات[38]۔	(۱۵)حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کو عبد بن حمید نے اپنی مسند اور ابن حبان نے ضعفاء اور ابن عدی نے کامل اور سلفی نے طیوریات میں ذکر کیا۔ (ت)
(۱۶)عن عبداللہ بن عمر الفاروق، وابن عساکر[39] وکذا الخطیب[40] فی تاریخھما۔	(۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت کو اور ابن عساکر اور ایسے ہی خطیب نے اپنی اپنی تاریخ میں ذکر کیا۔(ت)
(۱۷)عن انس بن مالك بلفظ التمسواء والطبرانی فی الاوسط[41] والعقیلی[42] والخرائطی فی اعتلال القلوب وتمام فی فوائدہ وابو سھل عبدالصمد بن عبدالرحمن البزار فی جزئہ وصاحب المھروانیات۔	(۱۷) حضرت انس بن مالک کی روایت میں التمسوا کا لفظ ہے اور اس کو طبرانی نے اوسط اور عقیلی اور خرائطی نے اعتلال القلوب اور تمام نے اپنی فوائد میں اور ابوسہیل عبدالصمد بن عبدالرحمٰن بزار نے اپنی جزء میں اور مہروانیات والے نے روایت کیا ہے۔(ت)
(۱۸)عن جابر بن عبداللہ والدارقطنی فی الافراد[43] بلفظ ابتغوا والعقیلی و	(۱۸)حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کہ دارقطنی "ابتغوا" کے لفظ کے ساتھ اور عقیلی اور

[36] شعب الایمان حدیث ۳۵۴۱و۳۵۴۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۷۸

[37] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ حدیث ۱۶۷۹۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۶

[38] الکامل لابن عدی ترجمہ یعلی بن اشدق دارالفکر بیروت ۷/ ۲۷۴۲

[39] تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ خیثمہ بن سلیمان داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۸۸

[40] تاریخ بغداد ترجمہ ۱۲۸۷ محمد بن محمد المقری دارالکتب العربی بیروت ۳/ ۲۲۶

[41] المعجم الاوسط حدیث ۶۱۱۳ مکتبہ المعارف ریاض ۷/ ۷

[42] الضعفاء الکبیر حدیث ۶۲۸ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۳۹

[43] کنزالعمال بحوالہ قط فی الافراد حدیث ۱۶۷۹۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۶

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج[44] والطبرانی فی الاسط وتمام والخطیب فی رواۃ مالک۔	ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں اور طبرانی نے اوسط میں اور تمام اور خطیب نے رواۃ مالک میں ذکر کیا ہے۔(ت)
(۱۹)عن ابی ہریرۃ وابن النجار فی تاریخۃ[45]۔	(۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت کو ابن النجار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔(ت)
(۲۰)عن امیر المومنین علی المرتضی والطبرانی فی الکبیر[46]۔	(۲۰) حضرت امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت کو طبرانی نے کبیر میں ذکر کیا۔
(۲۱)عن یزید بن خصیفہ عن ابیہ عن جدہ ابی خصیفہ بلفظ التمسوا وتمام فی الفوائد۔	(۲۱) حضرت یزید بن خصیفہ نے اپنے والد انھوں نے یزید کے دادا ابی خصیفہ سے "المتسوا" کے لفظ کے ساتھ اور تمام نے فوائد میں ذکر کیا۔
(۲۲)عن ابی بکرۃ والخطیب[47] وتمام ولفظ التمسوا والبیہقی فی الشعب والطبرانی[48]۔	(۲۲) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کو اور خطیب اور تمام نے "المتسوا" کے لفظ کو اور بیہقی نے شعب میں اور طبرانی نے ذکر کیا۔(ت)
(۲۳)عن عبداللہ بن عباس ھذا الاخیر منھم خاصۃ عن ابن عباس باللفظ الثانی وابن عدی عن ام المومنین باللفظ الثالث،واخرجہ بن عدی فی الکامل والبیہقی فی الشعب[49]۔	(۲۳) یہ آخری ان سے خاص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ثانی لفظ کے ساتھ اور ابن عدی نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے تیسرے لفظ کے ساتھ اس کو ابن عدی نے کامل میں اور بیہقی نے شعب میں ذکر کیا۔(ت)

[44] موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۳ موسسۃ الکتب بیروت ۲ /۵۱

[45] کشف الخفاء بحوالہ ابن النجار فی تاریخ بغداد حدیث ۵۲۷ موسسۃ الکتب العلمیہ ۱ /۱۶۰

[46] المعجم الکبیر عن ابی خصیفہ حدیث ۹۸۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲ /۳۹۶

[47] تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن محمد ابوبکر المقری ۱۲۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳ /۲۲۶

[48] المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۱۰ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۱ /۸۱

[49] شعب الایمان حدیث ۱۰۸۷۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷ /۲۳۵

(۲۴)عن عبداللہ بن جراد باللفظ الرابع. واحمد بن منیع فی مسندہ عن الحجاج بن یزید۔	**(۲۴)** حضرت عبداللہ بن جراد سے چوتھے لفظ کے ساتھ اور احمد بن منیع نے اپنی مسند میں حجاج بن یزید نے ذکر کیا۔ (ت)
(۲۵)عن ابیہ یزید القسملی[50] باللفظ الخامس رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین ہذہ کلھا مسندات وابو بکر ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ۔	**(۲۵)**اس نے اپنے باپ یزید قسملی سے پانچویں لفظ کے ساتھ رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین یہ تمام مسندات اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا۔ (ت)
(۲۶)عن ابن مصعب[51] الانصاری و **(۲۷)**عن عطاء[52] و **(۲۸)**عن الزھری[53] مرسلات۔	**(۲۶)**ابن مصعب انصاری سے اور **(۲۷)** عطاء سے **(۲۸)**اور زہری سے سب مرسلات ہیں۔

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں: الحدیث فی نقدی حسن صحیح[54] یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت وقولہ ھذا لاشك حسن صحیح فقد بلغ حد التواتر علی رائی (میں کہتا ہوں اور ان کا یہ قول حق ہے بیشک یہ حسن صحیح حد تواتر کو پہنچی ہے میری رائے میں)

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:

قد سمعنا نبینا قال قولا　　　　ھو لمن یطلب الحوائج راحۃ

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن　　　　زین اللہ وجھہ بصباحۃ[55]

یعنی بے شک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالٰی نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔ رواہ العسکری۔

---

[50] کشف الخفاء بحوالہ القسمی حدیث ۵۲۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۶۰

[51] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ماذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۲۷ کراچی ۹/ ۱۰

[52] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ماذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۲۸ کراچی ۹/ ۱۰

[53] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ماذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۲۹ کراچی ۹/ ۱۰

[54] کشف الخفاء تحت حدیث ۵۲۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۶۰

[55] الدر المنثور فی الاحادیث المشتھرۃ تحت حدیث ۸۸ المکتب الاسلامی بیروت ص ۶۸

حدیث۲۹: کہ حضرت پر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ فرماتے ہیں:

اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی تعیشوا فی اکنافھم فان فیھم رحمتی[56]۔	فضل میرے رحمدل امتیوں کے پاس طلب کروکہ ان کے سائے میں چین کروگے کہ ان میں میری رحمت ہے۔

وفی لفظ (اور دوسرے الفاظ میں۔ت):

اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمۃ من امتی ترزقوا تنجحوا[57]۔	اپنی حاجتیں میرے رحمدل امتیوں سے مانگو رزق پاؤگے مرادیں پاؤگے۔

وفی لفظ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (بالفاظ دیگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ت):

یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی تعیشوا فی اکنافھم فانی جعلت فیھم رحمتی[58]۔ رواہ باللفظ الاول ابن حبان والخرائطی فی مکارم الاخلاق والقضاعی فی مسند الشھاب والحاکم فی التاریخ وابوالحسن الموصلی وبالثانی العقیلی و الطبرانی فی الاوسط وبالثالث العقیلی،کلھم عن ابی سعیدن الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اللہ تعالٰی فرماتا ہے فضل میرے رحمدل بندوں سے مانگوان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔ روایت کیا پہلی حدیث کو ابن حبان اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں اور قضاعی نے مسند الشہاب میں اور حاکم نے تاریخ میں،اور ابوالحسن موصلی نے اور دوسری حدیث کو عقیلی اور طبرانی نے اوسط میں،اور تیسری حدیث کو عقیلی نے یہ ساری حدیثیں ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی گئیں۔(ت)

حدیث۳۰: کہ حضور والاارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اطلبوا المعروف من رحماء امتی	میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو

[56] کنز العمال بحوالہ الخراطی فی مکارم الاخلاق حدیث ۱۶۸۰۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۹

[57] کنز العمال بحوالہ عق وطس عن ابی سعید خدری حدیث ۱۶۸۰۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۸

[58] الضعفاء الکبیر حدیث ۹۵۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۳

تعیشوا فی اکنافھم.اخرجه الحاکم[59] فی المستدرك عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجھه الاسنی۔	ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے.(اسے حاکم نے مستدرک میں امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنی سے روایت کیا۔ت)

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں، ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ سولہ بلکہ سترہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمھاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کرینگے، ان سے مانگو تو رزق پاؤگے، مرادیں پاؤگے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤگے۔

یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا صورت استعانت ہوگی، پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک ورحمدل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کہ اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا، الحمدللہ حق کا آفتاب بے پردہ وحجاب روشن ہوا، مگر وہابیہ کا منہ خدا نے مارا ہے انھیں اس عیش چین آرام، خیر، برکت، سایہ رحمت، دامن رافت میں حصہ کہاں، جس کی طرف مہربان خدا مہربان رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلارہا ہے ع

گر بر تو حرام ست حرامت بادا

(اگر تجھ پر حرام ہے تو حرام رہے۔ت)

والحمدللہ رب العلمین تیس حدیث کا وعدہ **بحمداللہ** پورا ہوا، آخر میں تین ۳ حدیثیں وہابیت کش اور سنتے جائیے کہ عدد وتر اللہ عزوجل کو محبوب ہے:

حدیث ۳۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اذا ضل احدکم شیئا واراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان اللہ عباد الایراھم[60]۔(والحمدللہ)	جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔اے اللہ کے بندو

[59] المستدرك للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۴/ ۳۲۱

[60] المعجم الکبیر عن عتبہ بن غزوان حدیث ۲۹۰ المکتبہ الفیصیلة بیروت ۱۷/ ۱۱۸۔۱۱۷

رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میری مدد کرو۔ کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنھیں یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کرینگے (والحمدللہ) (اسے طبرانی نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالٰی سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے **فلیناد یاعباد اللہ احبسوا** تو یوں ندا کرے اے اللہ کے بندو! روک دو، عباداللہ اسے روک دیں گے، **رواہ ابن السنی**[61] **عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ** (اسے ابن السنی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۳: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یوں ندا کرے **اعینوا یا عباداللہ** مدد کرو اے اللہ کے بندو۔ **رواہ ابن ابی شیبہ**[62] **والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما** (اسے ابن ابی شیبہ اور بزار نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

یہ حدیثیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالٰی کی مقبول و معمول ومجرب ہیں، اس مطلب کی قدرے تفصیل اوران حدیثوں کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی کا حال دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ "**انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار**" ملاحظہ ہو۔ اور اس سے زائد ان حضرات کی بری حالت حدیث اجل واعظم **یا محمد انی توجھت بك الی ربی**[63] (یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ ت) کے حضور ہے کہ وہ حدیث صحیح و جلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔ اس کی تفصیل بھی فقیر کے اسی رسالے میں مسطور ہے کہ یہاں بخوف تطویل ذکر نہ کی۔

---

[61] عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی باب مایقول اذا انفلت الدابۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۷۰

[62] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الدعائ باب مایدعو بہ الرجل الخ حدیث ۹۷۷۰ ۱۰/ ۳۹۰

[63] جامع الترمذی ابواب الدعوات امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۹۷، المستدرك للحاکم کتاب صلوٰۃ التطوع دارالفکر بیروت ۱/ ۳۱۳و۵۱۹

اقوال علماء: رہے اقوال علماء ان کا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علماء اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہلسنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہوچکے، دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جن کے جواب سے آج تک عاجز ہیں اور بحوالہ تعالٰی قیامت تک عاجز رہیں گے۔ مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں یعنی ہزار بار مارا تو مارا اب کی بار مار لو تو جانیں۔ سبحان اللہ!

[1]شفاء السقام امام علامہ مجتہد فہامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی و[2]کتاب الافکار امام اجل اکمل سیدی ابو زکریا نووی و[3]احیاء العلوم وغیرہ تصانیف عظیمہ امام الانام حجۃ الاسلام قطب الوجود محمد غزالی و[4]روض الریاحین و[5]خلاصۃ المفاخر، و[6]نشر المحاسن وغیرہا تصانیف جلیلہ امام اجل اکرم عارف باللہ فقیہ محقق عبداللہ بن سعد یافعی و[7]حصن حصین امام شمس الدین ابوالخیر ابن جزری و[8]مدخل امام ابن الحاج محمد عبدری مکی و[9]مواہب لدینہ ومنح محمدیہ امام احمد قسطلانی و[10]افضل القری لقری ام القری و[11]جوہر منظّم و[12]عقود الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی، ابن حجر مکی و[13]میزان امام اجل عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی وحرز [14]ثمین ملا علی قاری و[15]مجمع بحار الانوار علامہ طاہر فتنی و[16]لمعات التنقیح و[17]اشعۃ اللمعات و[18]جذب القلوب و[19]مجمع البرکات و[20]مدارج النبوۃ وغیرہا تالیف شیخ الشیوخ علماء الہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی و[21]فتاوٰی خیریہ خیر الملۃ والدین رملی و [22]مراقی الفلاح علامہ حسن وفائی شرنبلالی و[23]مطالع المسرات علامہ فاسی وشرح [24]مواہب علامہ محمد زرقانی و[25]نسیم الریاض علامہ شہاب الدین خفاجی وغیرہا تصانیف کثیرہ علمائے کرام وسادات اسلام جن کی تحقیق وتنقیح واثبات وتصریح استمداد واعانت سے زمین وآسمان گونج رہے ہیں، اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا[1]تصحیح المسائل و[2]سیف الجبار و[3]بوارق محمدیہ وغیرہا تصانیف نفیسہ عمادالسنۃ معین الحق حضرت مولانا فضل رسول قدس سرہ المقبول بھی نہ دیکھیں یہ تو عام فہم زبان اردو فارسی میں خاص تمھارے ہی مذہب نامذہب کے رد میں تصنیف ہوئیں اور بحمداللہ بارہا مطبوع ہوکر راحت قلوب صادقین وغیظ صدور مارقین ہوا کیں، علی الخصوص [4]کتاب جلیل فیوض ارواح اقدس جس میں خاندان عزیزی کے صدہا اقوال صریحہ قاتل وہابیت قبیحہ منقول، مگر ہے یہ کہ ع

بیحیا باش وآنچہ خواہی کن

بیحیا ہوجا پھر جو چاہے کر۔ت

تصانیف فقیر غفراللہ تعالٰی لہ سے [5]کتاب حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات و[6]رسالہ انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار و[7]رسالہ انوار الانتباہ فی حل ندایارسول اللہ

و[۸] رسالہ الاهلال بفیض الاولیاء بعد الوصال و[۹] کتاب الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء خصوصًا کتاب مستطاب [۱۰] سلطنة المصطفی فی ملکوت کل الورٰی وغیرہا میں جابجا بکثرت ارشادات واقوال ائمہ وعلماء واولیائے کرام مذکور یہاں ان کے ذکر سے اطالت کی حاجت نہیں اور خود اسی تحریر میں جو اقوال حضرت شیخ محقق و مولانا علی قاری وامام ابن حجر مکی رحمھم اللہ تعالٰی زیر حدیث ۱۴ مذکور ہوئے قتل وہابیت کو کیا کم ہیں، پھر وہابی صاحب کی اس سے بڑھ کر پرلے سرے کی شوخ چشمی یہ کہ علماء کے ساتھ صوفیاء کرام کا نام پاک بھی لے دیا، کیا وہابیت وحیا میں ایسا ہی تناقض تام ہے کہ ایک آن کو بھی حیا کا کوئی شمہ وہابیت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا، انا للہ وانا الیه راجعون۔

در بارۂ استعانت صوفیاء کرام کے اقوال افعال، اعمال سے دفتر بھرے ہیں دریا بہہ رہے ہیں اس دیدے کی صفائی کا کیا کہنا، ذرا آنکھوں پر ایمان کی عینک لگا کر حضرت شیخ محقق مولنا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ مشکوٰۃ شریف ملاحظہ ہو،

اس مسئلہ میں حضرات اولیائے کرام قدست اسرارھم سے کیا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں:

آنچہ مروی ومحکی ست از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل واستفادہ ازاں خارج از حصر است ومذکورست در کتب ورسائل ایشاں ومشہوراست میاں ایشاں کہ حاجت نیست کہ آں راذکر کنیم وشاید کہ منکر ومتعصب سود نہ کند او راکلمات ایشاں عافانا اللہ من ذٰلك[64]۔	مشائخ اہل کشف سے کامل لوگوں کی ارواح سے استمداد اور استفادہ گنتی سے باہر ہے اور ان کی کتب ورسائل میں مذکور ہے اور ان میں مشہور ہے لہٰذا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ ان کے کلمات منکر ومتعصب لوگوں کو فائدہ نہ دیں۔ اللہ تعالٰی اس سے محفوظ رکھے (ت)

اللہ اکبر، ان منکران بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علماء وعرفاء کو کلمات

[64] اشعۃ اللمعات کتاب الجہاد باب حکم الاسراء فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۴۰۲

حضرت اولیائے کرام سے انھیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی اور فی الواقع ایسا ہی ہے۔یوں نہ مانئے توآزمالیجئے اور ان ہزار درہزار ارشادات بیشمار سے امتحانا صرف ایک کلام پاک فرزند دلبند صاحب لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر کریں جو بتصریح اعاظم اولیاء سید الاولیاء وامام الاصفیاء وقطب الاقطاب وتاج الاوتاد ومرجع الابدال ومفزع الافراد اور باعتراف اکابر علماء امام شریعت وسردار امت ومحی دین وملت ونظام طریقت وبحر حقیقت وعین ہدایت ودریائے کرامت ہے۔وہ کون،ہاں وہ سید الاسیاد واہب المراد سیدنا ومولٰنا وملاذنا وماوٰنا وغوثنا وغیثنا حضرت قطب عالم وغوث اعظم سید ابومحمد عبدالقادر حسنی حسینی صلی اللہ تعالٰی علی جدہ الاکرام وعلی آلہ وعلیہ وبارک وسلم،اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا محض زبانوں پر مشہور ہوابلکہ اکابر واجلہ ائمہ کرام وعلمائے عظام مثل امام اجل عارف باللہ سید الفقراء ثقہ ثبت،حجت فقیہ محدث راویۃالحضرۃ والعلیۃ القادریۃ سیدنا امام ابوالحسن نور الدین علی بن الجریر لخمی شطنوفی پھر امام کرام شیخ الفقہاء فردالوفاء عالم ربانی لوائے حکمت یمانی سیدنا امام عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی مکی پھر فاضل اجل فقہیہ اکمل محدث اجمل شیخ الحرم المحترم مولٰنا علی قادری حنفی ہروی مکی وبقیۃالسلف جلیل الشرف صاحب کرامات عالی وبرکات معالی ومولٰنا محمد ابوالمعالی سلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء الہند محقق فقیہ عارف نبیہ مولٰنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم کبرائے ملت وعظمائے امت قدسنااللہ تعالٰی باسرارہم وافاض علینا من برکاتہم وانوارہم نے اپنی تصانیف جلیلہ جمیلہ ومستندہ ومثل بہجۃالاسرار شریف وخلاصۃالمفاخر ونزہۃالخاطر الفاتر وتحفۃ قادریہ واخبار الاخیار وزبدۃالآثار وغیرہ میں ذکر وروایت فرمایا کہ حضور پرنور جگرپارہ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ فعلیہ وبارک وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث فی کربۃ کشف عنہ و من نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقراء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی و یسلم علی رسول اللہ	جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھ سے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو،اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعد السلام ویذکر نی ثم یخطو الی جھۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانھا تقضی باذن اللہ تعالٰی[65]۔ یقول العبد صدقت یا سیدی یا مولائی رضی اللہ تعالٰی عنك وعن کل من کان لك ومنك فالحمدللہ الذی جعل وارث ابیك المرسل رحمۃ وموٰلی النعمۃ و صلی اللہ تعالٰی علی ابیك وعلیك وعلی کل من انتمی الیك وبارك وسلم وشرف وکرم اٰمین اٰمین یاارحم الراحمین والحمدللہ رب العالمین۔	درود وسلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیشک اللہ تعالٰی کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔ یہ بندہ (یعنی احمد رضا) عرض کرتا ہے کہ میرے آقا مولٰی! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالٰی آپ سے اور آپ کے متوسلین اور آپ کی اولاد سے راضی ہو، تمام حمدیں اللہ تعالٰی کے لئے جس نے آپ کے والد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وارث، رحمت اور آقائے نعمت بنایا، اللہ تعالٰی آپ کے والد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ پر اور آپ سے منسوب سب پر رحمتیں نازل فرمائے اور برکتیں اور سلامتی اور کرم فرمائے، آمین یا ارحم الراحمین۔ والحمدللہ رب العالمین (ت)

حضرت ابوالمعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ **کشفتُ فرّجتُ قضیت** بصیغہ متکلم معلوم ہیں، وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

عمر بزاز قدس سرہ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ ہر کہ در کربتے بمن استغاثہ کند **کشفت عنہ** دور گردانم آن کربت را ازو، وہر کہ در شدتے بنام من ندا کند **فرجت عنہ** خلاص بخشم او را ازاں	عمر بزاز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا کہ جو شخص مصیبت میں مجھ سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا، اس سے اس کی تکلیف دور کروں گا اور جو سختی میں مجھے ندا کرے گا اس کی سختی کو دور

[65] بھجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲

شدت وہر کہ درحاجتے توسّل بمن کند در حضرت جل وعلا قضیت لہ حاجت اورا برآرم[66]۔	کردوں گا اور خلاصی دلاؤں گا، اور جو اپنی حاجت میں مجھے سے توسل کرے گا اللہ تعالٰی کے دربار میں اس کی حاجت پوری کروں گا۔(ت)

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں:

قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فصَحَّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ[67]۔	بیشک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا، اللہ تعالٰی کی رضا شیخ پر ہو۔(ت)

فقیر غفرلہ نے اس نماز مبارک کی ترکیب وبعض نکات ولطائف غریب میں ایک مختصر رسالہ مسمّٰی بہ ازھار الانوار من صباء صلٰوۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) میں اس کے ہر ہر فعل کے ثبوت کو کافی، ہر ہر جز کے احادیث کثیرہ واقوال ائمہ وحکم شرعیہ سے اثبات وافی ہیں ایک مفصل رسالہ نفیسہ بر فوائد جلیلہ مسمّٰی بہ "ازھار الانوار من یمہ صلٰوۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ)" تصنیف کیا جس کی خداداد شوکت قاہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے وللہ الحمد۔ ایمان سے کہنا یہ وہی اولیاء ہیں جن پر تم یہ جیتا بہتان اٹھاتے ہو مگر وہ تو حضرات اولیاء تمھیں منکر متعصب فرماہی چکے، تم پر ارشادات اولیاء کا کیا اثر ہو، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ عنان قلم روکتے روکتے سخن طویل ہوا جاتا ہے۔ چند فوائد ضروریہ لکھ کر ختم کیا چاہئے۔

فائدہ ضروریہ

حضرت امام سفیان ثوری قدس سرہ النوری کی نقل قول میں مخالف نے ستم کارسازی کو کام فرمایا ہے۔ اصل حکایت شاہ عبدالعزیز صاحب کی فتح العزیز سے سنئے، لکھتے ہیں:

شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ در نماز شام امامت میکرد، چوں ایاك نعبد وایاك	شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شام کی نماز میں امامت فرمائی جب ایاک نعبد و

[66] تحفہ قادریہ باب دہم فی التوسل الیہ الخ قلمی ص ۷۶

[67] نزہۃ الخاطر والفاتر

نستعین گفت بیہوش افتاد، چوں بخود آمد گفتند اے شیخ! تراچہ شدہ بود؟ گفت چوں **وایاك نستعین** گفتم ترسیدم کہ مرا بگویند کہ اے دروغ گو! چرا از طبیب دارو می خواہی واز امیر روزی واز بادشاہ یاری می جوئی، ولہذا بعضے از علماء گفتہ اند کہ مرد را باید کہ شرم کند ازانکہ ہر روز وشب پنج نوبت در مواجہہ پروردگار خود استادہ دروغ گفتہ باشد، لیکن درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد برآں غیر باشد واو را مظہر عون الٰہی نداند حرام است، واگر التفات محض بجانب حق است واو را مظاہر عون دانستہ ونظر بہ کارخانہ اسباب وحکمت او تعالٰی درآں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید، دور از عرفان نخواہد بود، ودر شرع نیز جائز وروا ست، وانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر،[68]	**ایاك نستعین** پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے دریافت کیا، اے شیخ! آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ فرمایا: جب ایاک نستعین کہا تو خوف ہوا کہ مجھ سے یہ نہ کہا جائے اے جھوٹے، پھر طبیب سے دوا کیوں لیتا ہے۔ امیر سے روزی اور بادشاہ سے مدد کیوں مانگتا ہے؟ اس لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ انسان کو خدا سے شرم کرنی چاہئے کہ پانچ وقت اس کے حضور کھڑا ہو کر جھوٹ بولتا ہے مگر یہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ غیر اللہ سے اس طرح مدد مانگنا کہ اسی پر اعتماد ہو اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے حرام ہے اور اگر توجہ حضرت حق ہی کی طرف ہے اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جانتا ہے اور اللہ کی حکمت اور کارخانہ اسباب پر نظر کرتے ہوئے ظاہری طور پر غیر سے مدد چاہتا ہے تو یہ عرفان سے دور نہیں، اور شریعت میں بھی جائز اور روا ہے اور انبیاء اور اولیاء نے ایسی استعانت کی ہے۔ اور درحقیقت یہ استعانت غیر سے نہیں ہے بلکہ یہ حضرت حق سے ہی استعانت ہے۔ (ت)

مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قلعی کھل جاتی ہے طبیبوں سے دوا چاہنی، امیروں سے نوکری مانگنی، بادشاہوں سے مقدمات وغیرہا میں رجوع کرنا سب شرک ہوا جاتا ہے جس میں خود بھی مبتلا ہے۔ لہذا از طبیب دوا وغیرہ الفاظ کی جگہ یوں بتایا کہ "غیر حق سے مدد مانگو مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا" تاکہ جاہلوں کے بہکانے کو اسے بہ زور زبان

[68] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) تفسیر سورہ فاتحہ پارہ الم افغانی دار الکتب دہلی ص ۸

حضرت انبیاء واولیاء علیہم السلام والثناء سے استعانت پر جمائیں اور آپ حکیم جی سے دوا کرانے، نواب راجہ کی نوکری کرنے، منصف ڈپٹی کے یہاں نالش لڑانے کو الگ بچ جائیں، سبحان اللہ کہاں وہ تبتل تام واسقاط تدبیر واسباب کا مقام جس کی طرف امام رحمۃاللہ تعالٰی علیہ نے اس قول میں ارشاد فرمایا جس کے اہل مریض ہوں تو دوا نہ کریں۔ بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں، عین معرکہ جہاد میں کوڑا ہاتھ سے گر پڑے تو دوسرے سے نہ کہیں آپ ہی اتر کے اٹھائیں، اور کہاں مقام شریعت مطہرہ واحکام جواز ومنع وشرک واسلام مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کمال تبتل وشرک متقابل ہیں کہ جو اس اعلٰی درجہ انقطاع محض وتفویض تام پر نہ ہوا مشرک ٹھہرایا، **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی کہ استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عون الٰہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر اس پر بھروسا کرے، اور اگر مظہر عون الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک وحرمت بالائے طاق، مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء واولیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔

مسلمانو! مخالفین کے اس ظلم وتعصب کا ٹھکانا ہے کہ بیمار پڑیں تو حکیم کے دوڑیں، دوا پر گریں، کوئی مارے پیٹے تو تھانے کو جائیں، رپٹ لکھائیں، ڈپٹی وغیرہ سے فریاد کریں، کسی نے زمین دبالی کہ تمسک کا روپیہ نہ دیا تو منصف صاحب مدد کیجیو، جج بہادر خبر لیجیو، نالش کریں، استغاثہ کریں، غرض دنیا بھر سے استعانت کریں اور حصر **ایاك نستعین** کو اس کے منافی نہ جانیں، ہاں انبیاء واولیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء سے استعانت کی اور شرک آیا، ان کاموں کے وقت آیت کا حصر کیوں نہیں یاد آتا، وہاں تو یہ ہے کہ ہم خاص تجھی سے استعانت کرتے ہیں، کیا مخالفین کے نزدیک "خاص تجھی" میں بید، حکیم، تھانیدار، جمعدار، ڈپٹی، منصف، جج وغیرہ سب آگئے کہ یہ اس حصر سے خارج نہ ہوئے، یا **معاذ اللہ** آیہ کریمہ کا حکم ان پر جاری نہیں، یہ خدا کے ملک سے کہیں الگ بستے ہیں، **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

غرض مخالفین خود بھی دل میں خوب جانتے ہیں کہ آیہ کریمہ مطلق استعانت بالغیر کی اصلا ممانعت نہیں، نہ وہ ہرگز شرک یا ممنوع ہو سکتی ہے بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزۃ جل وعلا سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاص کسی طرح حضرات انبیاء واولیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام

سے استعانت جائزہ کا منافی نہیں ہوسکتا مگر عوام بیچاروں کو بہکانے اور محبوبان خدا کا نام پاک ان کی زبان سے چھڑانے کو دیدہ و دانستہ قرآن وحدیث کے معنی بدلتے ہیں، تو بات کیا سر کی کھلی اور دل کی بند ہیں، پاؤں تلے کی نظر آتی ہے۔ حکیم جی کو علاج کرتے، تھانیدار کو چوریاں نکالتے، نواب راجہ کو نوکریاں دیتے، ڈپٹی منصف کو مقدمات بگاڑتے سنبھالتے، آنکھوں دیکھ رہے ہیں، ان کہ امداد و اعانت سے کیونکر منکر ہوں اور حضرات علیہ انبیاء واولیاء علیہم ال۔صلوٰۃ والثناء سے جو باطن وظاہر قاہر و باہر مددیں پہنچ رہیں ہیں، وہ نہ دل کے اندھوں کو سوجھیں اور نہ ہی اپنے نصیبے میں ان کی برکات کا حصر سمجھیں پھر بلا کیونکر یقین لائیں، جیسے معتزلہ **خذلھم اللہ تعالٰی** کہ ان کے پیشوا ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مرگئے، کرامات اولیاء کی اپنے میں بو ندنہ پائی، ناچار منکر ہوگئے ع

چونہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(جب انھوں نے حقیقت کو نہ سمجھا تو افسانہ کی راہ اختیار کی۔ت)

پھر ان حضرات کو ڈپٹی، منصف، حکیم سے خود بھی کام پڑتا رہتا ہے ان سے استعانت کیونکر شرک کہیں، معہذا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں۔ دل میں آزار تو حضرات انبیاء واولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء سے ہے۔ ان کا نام تعظیم و محبت سے نہ آنے پائے ان کی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے۔ "وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۲۲۷﴾ "[69] (عنقریب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

فائدہ مہمّہ

مخالفین بیچارے کم علموں کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ ان سے شرک نہیں، وہ مردہ ہیں ان سے شرک ہے۔ یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں ان سے شرک نہیں، وہ دور ہیں ان سے شرک ہے **وعلی ھذا القیاس** طرح طرح کے بیہودہ وسواس، مگر یہ سخت جہالت بے مزہ ہے جو شرک ہے وہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا، اور ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہوسکتا، کیا اللہ کے شریک مردے نہیں زندے ہوسکتے ہیں دور کے نہیں ہوسکتے پاس کے ہوسکتے ہیں، انبیاء نہیں ہوسکتے حکیم ہوسکتے ہیں، انسان نہیں ہوسکتے۔

[69] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

فرشتے ہو سکتے ہیں، حاشاللہ اللہ تبارک وتعالٰی کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا، تو مثلاً جو بات نداخواہ کوئی شے جس اعتقاد کے ساتھ کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اسی اعتقاد سے کسی دور والے یا مردے بلکہ اینٹ پتھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی، اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھہرے وہ قطعاً یقینا تمام عالم سے شرک ہوگی، اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنی پر خدا سے شرک ہے یعنی اسے قادر بالذات ومالک مستقل جان کر مدد مانگنا۔ یہ ایں معنی اگر دفع مرض میں طبیب یا دوا سے استمداد کرے یا حاجت فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے یا انصاف کرانے کو کسی کچہری میں مقدمہ لڑائے، بلکہ کسی سے روزمرہ کے معمولی کاموں ہی میں مدد لے جو بالیقین تمام مخالفین روزانہ اپنی عورتوں، بچوں، نوکروں سے کرتے کراتے رہتے ہیں، مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھادے یا کھانا پکادے، یا پانی پلادے سب شرک قطعی ہے کہ جب یہ جانا کہ اس کام کے کر دینے پر انھیں خود اپنی ذات سے بے عطائے الٰہی قدرت ہے تو صریح کفر اور شرک میں کیا شبہہ رہا، اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی مظہر عون الٰہی وواسطہ و سیلہ وسبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء واولیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والثناء سے کیوں شرک ہونے لگی، مگر حکیم، امیر، جج، اولاد، نوکر، جورو، ان سب کو مظہر عون وسبب ووسیلہ جاننا جائز ہے۔ اور ان حضرات عالیہ کو کہ وہ اعلٰی مظہر واعظم سبب وافضل وسائل بلکہ منتہی الاسباب وغایۃ الوسائط ونہایۃ الوسائل ہیں، ایسا سمجھنا شرک ہوگیا، ہزار تف۔ بریں بے عقلی وناانصافی، غرض پانی وہیں مرتا ہے کہ جو کچھ غصہ ہے۔ وہ حضرات محبوبان خدا کے بارے میں ہے۔ جو رو، یار، بچے مددگار، نوکر، کارگزار مگر انبیاء، واولیاء کا نام آیا اور سر پر شرک کا بھوت سوار یہ کیا دین ہے۔ کیسا ایمان ہے! **ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ ملحوظ رکھیں، جہاں ان چالاکوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے دیکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کے ساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں، یقین جان لیجئے کہ نرے جھوٹے ہیں، جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا، واللہ الھادی الی طریق سوی۔

فائدہ ضروریہ

مخالفین جب سب طرح عاجز آجاتے ہیں اور کسی طرف راہ مفر نہیں پاتے تو ایک نیا شگوفہ

چھوڑتے ہیں کہ صاحبو! ہم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطائے الٰہی جان کر کی جائے، اور اپنی بات بنانے اور خجلت مٹانے کو ناحق ناروا بیچارے عوام مومنین پر جیتا بہتان باندھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی سمجھ کر انبیاء واولیاء سے استعانت کرتے ہیں ہمارا یہ حکم شرک انھیں کی نسبت ہے۔ اس ہارے درجہ کی بناوٹ کا لفافہ تین طرح کھل جائے گا۔

اوّلاً: صریح جھوٹے ہیں کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں:

"کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہوتا ہے۔"[70]

کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعوے۔

ثانیاً: ان کے سامنے یوں کہئے کہ یا رسول اللہ! حضور کو اللہ تعالٰی نے اپنا خلیفہ اعظم ونائب اکرم و قاسم نعم کیا، دنیا کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں، مدد کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں، روزانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے، یا رسول اللہ! میرے کام میں نظر رحمت فرمائے اللہ کے حکم سے میری مدد و عافیت فرمائے۔

اب ان لفظوں میں تو صراحۃ قدرت ذاتی کا انکار اور مظہر عون الٰہی کی تصریح ہے ان میں تو معاذاللہ اس ناپاک گمان کی بو بھی نہیں آسکتی، یہ کہتے جائے اور ان صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جائے، اگر بکشادہ پیشانی سے سنیں اور آثار کراہت وغیظ ظاہر نہ ہو جب تو خیر، اور اگر دیکھئے کہ صورت بگڑی، ناک بھوں سمٹی، منہ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی، تو جان لیجئے کہ دلی آگ اپنا رنگ لائی ع

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

سبحان اللہ! میں عبث امتحان کو کہتا ہوں بارہا امتحان ہو ہی لیا، ان صاحبوں میں نواب دہلوی مصنف ظفر جلیل تھے، حدیث عظیم و جلیل ثابت **یامحمد انی توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی**[71] کہ صحاح ستہ سے تین صحاح جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ،

---

[70] تقویۃ الایمان پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۷

[71] جامع الترمذی ابواب الدعوات ۲/ ۱۹۷ و المستدرك کتاب صلٰوۃ التطوع ۱/ ۳۱۳، وکتاب الدعا ۵۱۹، سنن ابن ماجہ ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی صلٰوۃ الحاجۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۰

میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی وامام طبرانی وامام بیہقی وابوعبداللہ حاکم امام عبدالعظیم منذری وغیرہم اسے صحیح فرماتے آئے ہیں جسے خود حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے لئے تعلیم،اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم نے زمانہ اقدس اور حضور کے بعد زمانہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا،اس میں کیا تھا،یہی نا کہ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتاہوں کہ وہ میری حاجت روافرمائے،اس میں معاذاللہ قدرت بالذات کی کہاں بو تھی جو نواب صاحب کو پسند نہ آئی کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد کا پاس نہ صحابہ وتابعین کی تعلیم وعمل کالحاظ نہ اکابر حفاظ حدیث کی تصحیح کاخیال، سخت ڈھٹائی کے ساتھ حاشیہ ظفر جلیل پر حدیث صحیح کوبزور زبان وزور بہتان رد کرنے کے لئے عقل وشرع کی قید سے بے دھڑک بے پر کی اڑادی کہ یہ حدیث قابل حجت نہیں،**اناللہ وانا الیہ راجعون**۔

اس واقعہ عبرت خیز کا بیان ہمارے رسالہ انہار الانوار میں ہے۔اب دیکھئے کہ نہ فقط اولیاء بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلٰوۃ والثناء سے استعانت جائز ومحمودہ،خود حضور اقدس کی فرمودہ،صحابہ وتابعین کی معمولہ ومقبولہ، صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے "قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ(۱۱۹)"[72]۔

ثالثًا: سب جانے دو،سرے سے یہ ناپاک ادعاہے کہ بندگان خدا محبوبان خدا کو قادر مستقل جان کر استعانت کرتے ہیں،ایک ایسی سخت بات ہے جس کی شناعت پر اطلاع پاؤتو مدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے اہل لا الہ الا اللہ پر بدگمانی حرام،اور ان کے کام کہ جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواہی **معاذاللہ** معنی کفر کی طرف ڈھال لے جانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔حق سبحانہ وتعالٰی فرماتا ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ"[73]	اے ایمان والو! بہت گمانوں کے پاس نہ جاؤ،بیشک کچھ گمان گناہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

"وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ"	پیچھے نہ پڑ اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں۔

[72] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۹

[73] القرآن الکریم ۴۹/ ۱۲

" اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا " [74]	بیشک کان آنکھ، دل سب سے سوال ہونا ہے۔

اور فرماتا ہے:

" لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا " [75]	کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو مسلمان مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی مسلمانوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

اور فرماتا ہے:

" یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ " [76]	اللہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث [77] رواہ مالك والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔	گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

افلا شققت عن قلبه [78] رواہ مسلم وغیرہ۔	تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا (اسے امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔ت)

علماء کرام فرماتے ہیں کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے ۹۹ معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہے اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا ہے۔

الاسلام یعلو ولا یعلی [79] رواہ الرؤیانی	اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا،

[74] القرآن الکریم ۱۷/ ۳۶

[75] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۲

[76] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۷

[77] صحیح بخاری باب قول اللہ عزوجل من بعد وصیة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۸۴

[78] سنن ابی داؤد باب علی مایقاتل المشرکون آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۳۵۵

[79] سنن الدارقطنی کتاب النکاح باب المھر دار المحاسن للطباعة قاہرة ۳/ ۲۵۲

والدارقطنی والبیھقی والضیاء والخلیل عن عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ سلم۔	(اسے رؤیانی، دارقطنی، بیہقی، ضیاء اور خلیل نے عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔ت)

نہ کہ بلاوجہ منہ زوری سے صاف ظاہر، واضح، معلوم، معروف معنی کا انکار کرکے اپنی طرف سے ایک ملعون، مردود، مصنوع مطرود احتمال گھڑیں اور اپنے لئے علم غیب اور اطلاع حال کا دعوی کرکے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سر باندھیں، قیامت تو نہ آئے گی، حساب تو نہ ہوگا، ان بہتانوں، طوفانوں پر بارگاہ قہار سے مطالبہ جواب تو نہ ہوگا، ہاں ہاں جواب تیار کر رکھو اس سخت وقت کے لئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑتا آئے گا، لا الٰہ الا اللہ ہاں اب جانا چاہتے ہیں ستمگر لوگ کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں، یوں اعتبار نہ آئے تو اپنے کذب کا امتحان کرلو، اہل استعانت سے پوچھو تو کہ تم انبیاء واولیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والسلام والثناء کو عیاذا باللہ خدا یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے اس کی سرکار میں عزت ووجاہت والے اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو، دیکھو تو تمھیں کیا جواب ملتا ہے۔

امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رضی اللہ تعالٰی عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام میں استمداد واستعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کرکے ارشاد فرماتے ہیں:

لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین و التشویش علی عوام الموحدین[80]۔ صدقت یاسیدی جزاك اللہ عن الاسلام و	یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالٰی

[80] شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام الباب الثامن فی التوسل الخ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۷۵

المسلمین خیرا ،اٰمین!	آپ کو سلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین (ت)

فقیہ محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادت نصاب جوہر منظّم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں:

فالتوجه والاستغاثة به صلی الله تعالٰی علیه وسلم بغیره لیس لهما معنی فی قلوب المسلمین غیر ذٰلك و لایقصد بهما احد منهم سواه فمن لم یشرح صدره لذٰلك فلیبك علی نفسه نسأل الله العافیة و المستغاث به فی الحقیقة هو الله و النبی صلی الله تعالٰی علیه واسطة بینه وبین المستغیث فهو سبحٰنه مستغاث به والغوث منه خلقا وایجادا والنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم مستغاث والغوث منه سببا وکسبا[81]۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا حضور اقدس کے سوااور انبیاء واولیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والثناء کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے نہ قصد کرتا ہے تو جس کا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے، ہم اللہ تبارک وتعالٰی سے عافیت مانگتے ہیں حقیقتاً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ و واسطہ ہیں،تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق وایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریاد رسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روا ہو۔

مخالف کو کریما کا مصرعہ یاد رہا کہ:

نداریم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ت)

اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اوپر بیان کر آئے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اس کے کبرائے طائفہ کے اکابر وعمائد حضور پر نور سیدنا و مولانا و غوثنا وماؤینا حضرت غوث اعظم غوث الثقلین صلی اللہ تعالٰی علی جدہ الکریم وآبائہ الکرام وعلیہ وعلی مریدیہ ومحبیہ و بارک وسلم کو فریاد رس مان رہے ہیں۔

[81] الجوہر المنظم الفصل السابع فیما ینبغی للزائر الخ المطبعة الخیریه مصر ص ۶۲

شاہ ولی اللہ صاحب ہمعات میں لکھتے ہیں:

امروز اگر کسے را مناسبت بروح خاص پیدا شود واز آں جا فیض بردار غالبا بیروں نیست ازآنکہ ایں معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ[82]۔	آج اگر کسی کو روح خاص سے مناسبت پیدا ہوجائے اور وہاں سے فیضیاب ہو تو غالبا بعید نہیں کہ یہ کمال حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے حاصل ہوا ہوگا یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ ملا ہوگا۔(ت)

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضرت اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبوبیت بیان کرکے فرماتے ہیں:

ایں مرتبہ ازاں مراتب است کہ ہیچکس راز بشر نہ دادہ اند، مگر بہ طفیل ایں محبوبے برخے از اولیاء امت اورا شمہ محبوبیت آں نصیب شدہ مسجود خلائق و محبوبیت دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما[83]۔	یہ وہ مرتبہ ہے جو کسی انسان کو نصیب نہ ہوا، ہاں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے طفیل سے اس کا کچھ حصہ اولیائے امت تک پہنچا، پھر یہ حضرات اس کی برکت سے مسجود خلائق اور محبوب قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما(ت)

مرزا مظہر جانجاناں اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں:

آنچہ در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نوشتہ اند[84]۔	حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قول کہ "میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" کی تاویل میں انھوں نے لکھا ہے۔(ت)

---

[82] ہمعات ہمعہ ۱۱ اکادیمیۃ الشاہ ولی اللہ حیدر آباد ص ۶۲

[83] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورۃ الم نشرح مسلم بکڈپو لال کنواں دہلی ص ۳۲۲

[84] کلمات طیبات فصل دوم در مکاتیب مرزا مظہر جانجاناں مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۹

انہی کے ملفوظات میں ہے:

التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم باشد باہیچ کس از اہل ایں طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آں حضرت بحالش مبذول نیست[85]۔	غوث الثقلین کی توجہ اپنے سلسلے سے وابستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوئی ہے آپ کے سلسلے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہ ہوئی جو آپ کی توجہ سے محروم ہیں۔(ت)

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں:

فیوض وبرکات کارخانہ ولایت اول بریک شخص نازل می شود وازاں تقسیم شدہ بہریک از اولیائے عصرمی رسد وبہ ہیچ کس از اولیاء اللہ بے توسط اوفیضے نمی رسد ایں منصب عالی تاوقت ظہور سید الشرفاء حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلانی بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بودہ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد،ایں منصب مبارک بوئے متعلق شدہ تاظہور محمد مہدی ایں منصب بروح مبارک حضرت غوث الثقلین متعلق باشد ولہٰذا آں حضرت قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمودہ،وقول حضرت غوث الثقلین اخی وخلیلی کان موسٰی بن عمران نیز براں دلالت دارد[86]۔	کارخانہ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل ہوئے۔پھر اس سے منقسم ہوکر ہر زمانے کے اولیاء کو ملے اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر فیض نہ ملا،حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ظہور سے قبل یہ منصب عالی حسن عسکری علیہ السلام کی روح سے متعلق تھا،جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ سے متعلق ہوا اور محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا،اس لئے آپ نے فرمایا میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔پھر غوث پاک کا یہ قول"میرے بھائی اور دوست موسٰی بن عمران تھے"بھی اس پر دلالت کرتا ہے(ت)

یہ سب ایک طرف،خود امام الطائفہ میاں اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم میں اپنے پیر کا حال لکھتے ہیں:

"روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و	حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤالدین

[85] کلمات طیبات ملفوظات مرزا مظہر جانجاناں مطبع مجتبائی دہلی ص ۸۳

[86] السیف المسلول لقاضی ثناء اللہ پانی پتی(مترجم اردو) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷

جناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی متوجہ حال حضرت ایشاں گردیدہ[87]۔	نقشبند کی ارواح مبارکہ ان کے حال پر متوجہ تھیں۔(ت)

اسی میں ہے:

شخصیکہ در طریقہ قادریہ قصد بیعت مے کند البتہ او رادر جناب غوث الاعظم اعتقادے عظیم بہم می رسد(الی قولہ) کہ خودرااز زمرہ غلامان آن جناب می شمارد اھ ملخصا[88]۔	ایک شخص نے قادری طریقے میں بیعت کاارادہ کیا یقینااس کو جناب حضرت غوث الثقلین میں بہت گہرا اعتقاد تھا(الی قولہ)خود کوآنجناب کے غلاموں میں شمار کیااھ ملخصا(ت)

اسی میں ہے:

اولیائے عظام مثل حضرت غوث الاعظم وحضرت خواجہ بزرگ[89] الخ۔	اولیائے عظام جیسے غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت خواجہ بزرگ(ت)

یہی امام الطائفہ اپنی تقریر ذبیحہ مندرج مجموعہ زبدۃ النصائح میں لکھتے ہیں:

اگر شخصے بزے راخانہ پرور کند تا گوشت اوخوب شود واو راذبح وپختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ خواندہ بخورانند خللے نیست[90]۔	اگر کوئی شخص کوئی بکرا گھر میں پالے تاکہ اس کا گوشت اچھا ہو جائے اور اس کو ذبح کرکے پکاکر غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو کوئی خلل نہیں۔(ت)

ایمان سے کہیو، "غوث الاعظم "کے یہی معنی ہوئے کہ "سب سے بڑے فریادرس" یاکچھ اور۔خدا کوایک جان کر کہنا"**غوث الثقلین**"کا یہی ترجمہ ہواکہ "جن وبشر کے فریادرس" یاکچھ اور، پھر یہ کیسا کھلا شرک تمھاراامام اور اس کا سارا خاندان بول رہا ہے قول کے سچے ہو تو ان سب کو ذرا جی کڑا کرکے مشرک بے ایمان کہہ دو،ورنہ شریعت کیا ان کی خانگی ساخت ہے کہ فقط باہر والوں کے لئے خاص ہے گھر والے سب اس سے مستثنٰی ہیں۔

[87] صراط مستقیم خاتمہ دربیان پارہ از وارادات ومعاملات الخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۶

[88] صراط مستقیم تکملہ باب چہارم دربیان طریق الخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۴۷

[89] صراط مستقیم تکملہ دربیان سلوک ثانی راہ ولایت المکتبہ السلفیہ لاہور ص ۱۳۲

[90] زبدۃ النصائح رسالہ نذور

افسوس اس امام کی تلون مزاجیوں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے۔آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائے جس کی بناء پر طائفہ کے نواب بھوپالی بہادر دبی زبان سے کہہ بھی گئے، غوث اعظم یا غوث الثقلین کہنا شرک سے خالی نہیں اور آپ ہی جب تلون کی لہر آئے تو اپنی موج میں آکر انھیں گہرے میں دھکا دے اور خود دور کھڑا قہقہے لگائے کہ

" اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ "[91] (میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہاں کا رب ہے) اب یہ بیچارے رویا کریں ؎

اپنا بیڑا اکھے گئے اور ہو گئے ندیا پار
بانھ نہ میری تھام لی سو آن پڑی منجدھار

کون سنتا ہے الحق ؎

دو گونہ رنج وعذاب است جان مجنوں را بلائے صحبت لیلٰی وفرقت لیلٰی
(مجنوں کی جان کے لئے دوہرا دکھ اور عذاب ہے صحبت لیلٰی کی مصیبت اور لیلٰی کا فراق)

ضعف الطالب والمطلوب o لبئس المولٰی ولبئس العشیر، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، نعم المولٰی ونعم النصیر، والحمد للہ رب العالمین، وقیل بعد اللقوم الظلمین، وصلی اللہ تعالٰی علی سید المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔ اٰمین!	طالب ومطلوب کمزور ہوئے، تو برا مددگار اور برا خاندان، ہمیں اللہ تعالٰی کافی اور وہ اچھا وکیل، نیکی کی طرف پھرنا اور قوت صرف اللہ تعالٰی کی مدد سے ہے جو غالب حکمت والا ہے۔ وہی اچھا مددگار اور اچھا آقا ہے۔ اور رب العالمین کے لئے تمام حمدیں، اور ظالم قوم کو کہا گیا تمھارے لئے بُعد ہے۔ وصلی اللہ تعالٰی علی سید المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین! (ت)

الحمدللہ کہ یہ نہایت اجمالی جواب اور اتنے اجمال پر کافی ووافی موضع صواب چند جلسات میں ۱۶/ شعبان المعظم روز مبارک جمعہ ۱۳۱۱ھ ہجریہ قدسیہ کو بوقت عصر تمام اور بلحاظ تاریخ

[91] القرآن الکریم ۵۹/ ۱۶

برکات الامداد لاہل الاستمداد (۱۳۱۱ھ) نام ہوا، نفعنی اللہ بہ وبسائر تصانیفی والمسلمین فی الدارین بالنفع الاتم، وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولٰنا محمد واٰلہ وصحبہ وسلم، واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

تمّت

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم